Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
روزنامہ
الفضل
لاہور
فی پرچہ ۱۱ر
یوم :- یک شنبہ ۲۲ر ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۳/۸ | ۲۲ ظہور ۱۳۳۳ھش - ۲۲ر اگست ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۳۳

179

مراکش میں قوم پرستوں کی تحریک بند کرنے کے لئے تین شرائط کا اعلان

پیرس ۲۱ر اگست۔ کل ہسپانوی مراکش کے ایک شہر میں چالیس ہزار لوگوں نے سابق سلطان مراکش سدی محمد بن یوسف کو واپس بلانے کے سلسلے میں مظاہرہ کیا۔ فرانسیسی مراکش کے شہر کاسابلانکا میں فرانسیسی پولیس نے کل پوچھ گچھ کے لئے ایک ہزار سے زیادہ آدمی حراست میں لے لئے۔ مراکش کی استقلال پارٹی کے سکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ اگر فرانس ہماری تین شرطیں قبول کرلے۔ تو قوم پرستوں کی تحریک بند کردی جائے گی۔ وہ تین شرطیں یہ ہیں۔ (۱) سابق سلطان سدی محمد بن یوسف کو واپس بلایا جائے (۲) سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ (۳) اگست ۱۹۵۳ء سے اب تک ملک میں جو قانون بنائے گئے ہیں۔ وہ منسوخ کردیئے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ناصر آباد ۱۹ر اگست (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور خراب ہی ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعایئں جاری رکھیں۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

قاضی عبد الکریم صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ انٹرکالجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور یونیورسٹی کے ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں اس سال تمام یونیورسٹی میں اول رہے۔ آپ پچھلے سال الف۔ ای۔ ایل کے امتحان میں بھی یونیورسٹی بھر میں اول رہے تھے۔

فرانس اور تونس کے رہنماؤں کے درمیان سمجھوتہ

پیرس ۲۱ر اگست۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے خبر دی ہے۔ کہ فرانس اور تونس کے رہنما تونس کی خود مختاری کے معاہدہ پر اگلے ماہ کے شروع میں بات چیت کرنے کے لئے رضامند ہو گئے ہیں۔ تونس کے وزیر اعظم آج کل فرانسیسی حکام سے بات چیت کرنے کے لئے پیرس گئے ہوئے ہیں انہوں نے کل تونس اور مراکشی امور کے وزیر سے بھی ملاقات کی۔

ہندوستان کے متعدد صوبوں میں سیلاب

نئی دہلی ۲۱ر اگست۔ ہندوستان کے صوبہ بہار میں شدید سیلاب کی وجہ سے بہت زبردست نقصان ہوا ہے۔ یو۔ پی اور دہلی میں بارشوں اور سیلابوں کی وجہ سے بہت تباہی ہوئی ہے۔ دریائے جمنا کے قرب وجوار کے نشیبی علاقوں کے لوگوں کو خبردار کردیا گیا ہے۔ کہ وہ جمنا کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے پیش نظر اپنے اپنے علاقوں سے نکلنے کے لئے تیار رہیں۔

ہندوستان کے ٹیکسوں کے قواعد کا

نفاذ مقبوضہ کشمیر میں

نئی دہلی ۲۱ر اگست۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کے اگلے اجلاس میں ایک بل پیش کیا جائے گا۔ جس کی وجہ سے ہندوستان کے ٹیکسوں کے قواعد کو مقبوضہ کشمیر میں بھی نافذ کردیا جائے گا۔

حکومت سرحد اور بہاولپور کی طرف سے مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے

ایک ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان

شدید بارشوں کے بعد مشرقی بنگال کے چار اور دریاؤں میں طغیانی آگئی۔ دریائے کرنافلی میں کشتیوں کے حادثات کے چند واقعات

کراچی ۲۱ر اگست۔ حکومت سرحد اور حکومت بہاولپور نے مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔ پاکستان افغانستان مرچنٹ ایسوسی ایشن نے پانچ ہزار روپے۔ کراچی کے لوہے اور فولاد کے تاجروں نے تین ہزار روپے اور داؤد کارپوریشن نے پچاس ہزار روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید نے ان سرکاری ملازمین سے جن کی ماہوار آمد دو سو روپے سے زیادہ ہے۔ اپیل کی ہے کہ وہ کم از کم اپنی ایک دن کی آمدنی اپنے مشرقی بنگال کے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے دیں۔ سردار عبد الرشید نے گورنر مشرقی بنگال میجر جنرل سکندر مرزا کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت سرحد مشرقی بنگال میں امدادی کام کے لئے ڈاکٹروں کی ایک یا دو جماعتوں کی خدمات پیش کرتی ہے۔ آج کراچی میں مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی مرکزی امدادی کمیٹی نے چار ممبروں کا ایک وفد مشرقی پاکستان بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ جو سیلابی علاقوں کا جائزہ لینے کے بعد کمیٹی کو رپورٹ پیش کرے گا۔ کہ امداد کے لئے اور کن تدابیر پر عمل کیا جائے۔

مشرقی بنگال سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں گذشتہ ہفتہ کی شدید بارش کے بعد دریائے کرنافلی اور تین اور دریاؤں میں طغیانی آگئی ہے۔ کرنافلی دریا میں کشتیوں کے چند حادثے بھی ہوئے ہیں۔ موسمی اطلاعات کے مطابق کل مشرقی بنگال میں پھر زبردست بارش ہوگی۔ صوبہ کے کئی علاقوں میں امدادی کام جاری ہو چکا ہے

✕ امریکی اور پاکستانی ڈاکٹروں کی پندرہ جماعتوں نے کل سے نرائن گنج میں وبائی بیماریوں کے انسداد کے لئے ٹیکے لگانے کی مہم شروع کردی ہے۔ ان جماعتوں نے ایک سٹیمر میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا ہے۔ اور یہ جماعتیں چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر لوگوں کو ٹیکہ لگانے کے لئے جاتی ہیں۔

امریکہ جنوبی کوریا کو زائد فوجی اور اقتصادی امداد دینے پر غور کر رہا ہے

چار امریکی ڈویژن جنوبی کوریا سے نکالے جانے پر کوریا کی طرف سے احتجاج

واشنگٹن ۲۱ر اگست۔ امریکہ کے بیرونی امداد کے ناظم مسٹر ہیرلڈ سٹاسن نے کہا ہے۔ کہ امریکہ نے جنوبی کوریا سے اپنے جو چار ڈویژن واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی تلافی کے لئے امریکہ اسے زائد فوجی اور اقتصادی امداد دینے پر غور کر رہا ہے۔ ادھر جنوبی کوریا کے وزیر اعظم نے امریکہ کے اس فیصلہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر جنوبی کوریا کے دفاعی انتظامات کمزور ہوگئے۔ تو کمیونسٹ پھر اس پر حملہ کردیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر اس معاملہ میں اقوام متحدہ نے کمزوری دکھائی۔ تو اس کے بُرے نتائج نکلیں گے انہوں نے برطانیہ پر بھی نکتہ چینی کی۔ کہ وہ کوریا کے معاملہ میں ٹھوس تجاویز پیش کرنے سے قاصر رہا ہے۔ کل پوسان میں امریکی ڈویژن جنوبی کوریا سے ہٹائے جانے کے فیصلہ کے خلاف بیس ہزار آدمیوں نے زبردست مظاہرہ کیا۔ اس مظاہرہ کے وقت دکانیں اور دیگر کاروباری ادارے بند ہوگئے۔ سیول اور انچون میں بھی اس سلسلہ میں مظاہرے ہوئے۔

امریکہ کا چیکوسلواکیہ سے ہرجانہ کا مطالبہ

واشنگٹن ۲۱ر اگست۔ امریکہ نے چیکوسلواکیہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس کے ہوائی جہازوں نے جس امریکی جیٹ ہوائی جہاز کو مار گرایا تھا۔ اس کے بدلے ایک لاکھ پونڈ ہرجانہ ادا کیا جائے۔ امریکی ہوائی جہاز کے گرائے جانے کا حادثہ ڈیڑھ سال پہلے پیش آیا تھا۔ امریکہ نے کہا ہے۔ کہ اگر اس کا یہ مطالبہ پورا نہ کیا گیا۔ تو وہ اس معاملہ کو عالمی عدالت انصاف میں پیش کرے گا۔

قبرص کو یونان میں شامل کرنے کے لئے

زبردست مظاہرے

ایتھنز ۲۱ر اگست یونان کا مطالبہ ہے۔ کہ جزیرہ قبرص کو یونان میں شامل کرلیا جائے۔ اس مطالبہ کی حمایت میں یونان میں بڑے بھاری مظاہرے ہو رہے ہیں۔ کل ایتھنز میں جو مظاہرہ ہوا ہے۔ اس میں بیس آدمی زخمی ہوئے۔ مظاہرین کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ اس مظاہرہ کو روکنے کے لئے ۵
چھ سو سے زیادہ پولیس اور فوج کے آدمی متعین تھے۔

لاہور کا موسم

لاہور ۲۱ر اگست۔ آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۵ء۳ اور کم سے کم ۸ء۵ ۷ تھا۔ کل کے درجہ حرارت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوگی۔ کل طلوع آفتاب ۵ بجکر ۲۹ منٹ پر اور غروب آفتاب ۶ بجکر ۴۲ منٹ پر ہوگا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس لاہور میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ بندے کے گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی ان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاءٍ ذکرتہ فی ملاءٍ خیر منھم وان تقرب منی شبراً تقربت الیہ ذراعا وان تقرب الی ذراعاً تقربت منہ باعاً وان اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں۔ اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے۔ تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ میرا ذکر کسی مجلس میں کرتا ہے۔ تو میں اسے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میری طرف آتا ہے۔ تو میں ایک گز اس سے قریب ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک گز میری طرف آئے تو میں ایک باع اس سے قریب ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ چلکر میری طرف آئے۔ تو میں دوڑ کر اس تک پہنچتا ہوں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی توجہ کے لئے

مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کے سلسلہ میں بعض اہم کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ خاص طور پر "حیات احمد" جس میں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سوانح مبارک پر تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہر لحاظ سے مفید اور قابل مطالعہ کتاب ہے۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

اسی طرح شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم نے سوانح حیات حضرت ام المومنین تصنیف فرمائی تھی۔ جس میں آپ کی سیرت طیبہ پر تفصیل کے ساتھ نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں روشنی ڈالنے کے علاوہ سلسلہ کے مشاہیر۔ شعائر اللہ اور قادیان کی ابتدائی تاریخ پر بھی عمدہ پیرایہ میں بحث کی گئی ہے۔ جس کا مطالعہ احباب جماعت کے لئے ازحد مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور جماعت کے دیگر عہدہ داران کی توجہ اس اہم فریضہ کی طرف مبذول کراتے ہوئے ان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ دوستوں میں اس علمی خزانہ سے بہرہ ور ہونے کے لئے پُرزور تحریک فرمائیں۔ کیونکہ اگر ہم نے ہی اس خزانہ کی قدر نہ کی تو غیروں سے اس کی توقع کیونکر رکھی جا سکتی ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

وقارِ عمل تحریک جدید

گذشتہ سالانہ جلسہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی۔ کہ احباب جماعت اپنے ہاتھ سے کوئی نہ کوئی کام کرکے زائد آمد پیدا کریں۔ اور اپنی اس زائد آمد میں سے تحریک جدید کو چندہ بھجواتے رہیں۔ انفرادی طور پر اس بارہ میں رپورٹیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن جماعتوں کی طرف سے اجتماعی طور پر اس عظیم الشان تحریک میں حصہ لینے کی کوئی رپورٹ تاحال دفتر ہذا میں نہیں ملی۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس طرف کماحقہٗ توجہ فرمائیں۔ اور اگر کسی مشورہ کی ضرورت ہو۔ تو دفتر ہذا سے خط و کتابت فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وساوس کا مقابلہ کرنے سے ہی ثواب ملتا ہے

"بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نماز میں وساوس کو فی الفور دور کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ویقیمون الصلوٰۃ کی منشأ کچھ اور ہے۔ . . . . . حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ثواب اس وقت تک ہے۔ جب تک مجاہدات ہیں۔ اور جب مجاہدات ختم ہوئے تو ثواب ساقط ہو جاتا ہے۔ گویا صوم و صلوٰۃ اس وقت تک اعمال ہیں۔ جب تک ایک جدوجہد سے وساوس کا مقابلہ ہے۔ لیکن جب ان میں ایک اعلےٰ درجہ پیدا ہو گیا۔ اور صاحب صوم و صلوٰۃ تقوےٰ کے تکلف سے بچکر صلاحیت سے رنگین ہو گیا۔ تو اب صوم و صلوٰۃ اعمال نہیں رہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے سوال کیا ہے۔ کہ کیا اب نماز معاف ہو جاتی ہے؟ کیونکہ ثواب تو اس وقت تھا۔ جس وقت تکلف کرنا پڑتا تھا۔ سو بات یہ ہے کہ نماز اب عمل نہیں۔ بلکہ ایک انعام ہے۔ یہ نماز اس کی ایک غذا ہے۔ جو اس کے لئے قرۃ العین ہے۔ یہ گویا نقد بہشت ہے۔" (ملفوظات)

تربیتی کلاس

۲۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء سے ۲ نومبر ۱۹۵۴ء

امسال یہ تربیتی کلاس انشاء اللہ تعالےٰ سالانہ اجتماع سے معاً قبل یعنی ۲۰ اکتوبر سے ۲ نومبر ۱۹۵۴ء تک منعقد ہوگی۔ اس کلاس کی اہمیت اس امر سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نگرانی میں اس کلاس کا نصاب مرتب کیا گیا ہے اور سلسلہ کے ممتاز علماء پڑھاتے ہیں۔ مجلس مرکزیہ کی طرف سے مجالس کے نمائندگان کی شمولیت کے لئے ذیل کی سہولتیں دی گئی ہیں۔

(۱) اس کلاس کے اخراجات گذشتہ سالوں کی نسبت نصف کر دیئے گئے ہیں۔ یعنی ہر نمائندہ سے صرف دس روپے لئے جائیں گے۔

(۲) جو مجالس تربیتی کلاس کے انعقاد تک سو فیصدی چندہ اجتماع ادا کریں۔ وہ مویا سوکی کسر پر ایک نمائندہ بغیر خرچ کے بھجوا سکتی ہیں۔ پس مجالس کو اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اس ضمن میں یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ گذشتہ دو تین سال سے اس کلاس میں نمائندے بہت کم آ رہے ہیں۔ اس لئے مجلس مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ کلاس صرف اس صورت میں منعقد کی جائے گی۔ جبکہ

(۱) ۳۰ ستمبر ۱۹۵۴ء تک بیرونی مجالس سے کم از کم بیس نمائندگان کے شامل ہونے کی اطلاع مل جائے۔

(۲) ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک بیرونی مجالس کے پندرہ نمائندگان مرکز میں پہنچکر رپورٹ کر دیں۔

نوٹ یہ کلاس ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء سے شروع ہوگی۔

ان دونوں شقوں میں سے اگر کوئی ایک شق بھی پوری نہ ہوئی یعنی اگر ۳۰ ستمبر تک بیس نمائندگان کے شامل ہونے کی اطلاع نہ ملی۔ یا ۱۹ اکتوبر تک ۱۵ نمائندے مرکز میں نہ پہنچ سکے۔ تو کلاس کا انعقاد منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور پھر یہ معاملہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ میں برغرض مشورہ پیش ہوگا۔ کہ کس طرح مجالس کو نمائندے بھجوانے کے لئے مجبور کیا جائے۔

اس تربیتی کلاس کا مقصد یہ ہے کہ سال میں ایک بار ہر مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ مرکز میں آئے۔ اور پندرہ دن رہ کر ضروری تربیت حاصل کرے۔ اور پھر واپس جا کر اپنی مجلس کے دیگر ارکان کی تربیت کرے۔ اس لئے نمائندہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جو سمجھدار پڑھا لکھا ہو۔ قرآن شریف ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔ اور پھر واپس جا کر دوسروں کو سکھا سکتا ہو۔ پس نمائندہ بھیجتے وقت اس اہم غرض کو مدنظر رکھا جائے۔ ورنہ اصل مقصد حاصل نہ ہوگا۔

امید ہے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس کلاس کو بہت کامیاب بنائیں گی۔ اور ہر مجلس کوشش کرکے اپنا ایک نمائندہ ضرور بھجوائے گی۔ نمائندہ کی اطلاع ۳۰ ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں آنی ضروری ہے۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۵۴ء

180

سیاسی پارٹیاں

پاکستان بننے سے پہلے اور بعد بھی مسلم لیگ کے مخالفین اسے گرانے کی لگاتار کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر پاکستان بننے سے پہلے بہت لوگ دوسری جماعتوں سے نکل کر مختلف مقاصد کو لے کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے تھے۔ ہمیں ان مختلف مقاصد کا تجزیہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن کم از کم اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ دوسری جماعتوں سے یا جن کو پہلے سیاسی معاملات سے دلچسپی نہ تھی۔ اور وقت کے تقاضے سے مسلم لیگ میں شامل ہو گئے تھے۔ یہ سب لوگ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے خواہشمند تھے۔ انہوں نے مسلم لیگ سے اپنے اختلافات کو نظر انداز کیا۔ اور ایک ہی قومی مقصد حاصل کرنے کے لئے ایک محاذ پر جمع ہو گئے۔

چونکہ مسلم لیگ ہی کی جدوجہد سے یہ نئی اسلامی مملکت وجود میں آئی تھی۔ اس لئے لازمی تھا کہ جن لوگوں نے اس کو حاصل کرنے کے لئے متحدہ سعی و کوشش کی تھی وہی حکومت کے کاروبار کے انصرام کے لئے آگے آگے ہوتے۔ مگر ایسے لیڈروں کی تعداد اتنی زیادہ تھی۔ کہ ہر ایک کی مرضی کے مطابق حکومت میں کسی کو عہدہ نہ مل سکتا تھا۔ اس لئے ضرور تھا کہ کچھ لوگ جو اپنے آپ کو اپنی قربانیوں کے لحاظ سے کسی بڑے عہدہ کے مستحق سمجھتے تھے۔ انہیں مایوس ہونا پڑتا۔

ترقی یافتہ قوموں میں بھی یہ ہوتا ہے۔ کہ آزادی کی جدوجہد کرنے والے کچھ لوگ بڑے بڑے مناصب سے محروم رہ جاتے ہیں اور اکثر کے لئے ایسی محرومی انہیں صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کا باعث بنتی ہے۔ دوسری طرف جو لوگ برسرِ اقتدار آتے ہیں۔ وہ بھی کچھ ضرورت سے زیادہ اپنے اقتدار کی قوت کا احساس کرنے لگتے ہیں۔ اور ذرا ذرا سی بات کا شبہ کرنے لگتے ہیں۔

بہت ہی کم ایسے خوش نصیب ممالک ہوں گے۔ جن میں انقلاب کے بعد خود کامیاب پارٹی کے ارکان میں کشمکش پیدا نہ ہو گئی ہو اگر ہم انقلاب فرانس کا مطالعہ کریں تو انقلاب کے بعد ایسے ایسے جانکاہ واقعات ملتے ہیں۔ کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ کل تک جب انقلاب کے لئے جدوجہد ہو رہی تھی۔ دو شخص کس طرح باہم شیر و شکر تھے۔ مگر بعد میں کس طرح ایک دوسرے کے جانی دشمن بن گئے۔

فرانس کے انقلابیوں نے دشمنانِ انقلاب کا شاید اتنا خون نہیں بہایا جتنا کہ کامیابی کے بعد اپنے ساتھیوں کا بہایا . . . . .

. . . .

جنہوں نے ان کے ساتھ برابر کی بلکہ ان سے بھی شاید زیادہ ہی قربانیاں کی تھیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اقتدار کی ہوس انسان کی سب سے بڑی دشمن ہے۔

الغرض انقلابوں کے بعد ایسا ہی ہوتا ہے۔ اگر خون خرابہ نہیں ہوتا۔ تو کم از کم باہم کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ایک ہی تحریک کے حامیوں میں افتراق و اختلاف رونما ہو کر ملک و قوم کے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ جن ملکوں کے عوام جیسا کہ مثلاً پاکستان ہے کی سیاسی ذہنیت طفلی کی حالت سے آگے نہیں ہوتی۔ ایسے اختلاف زیادہ نقصان کا باعث ہوتے ہیں۔ مگر جہاں عوام اس لحاظ سے بیدار ہوتے ہیں۔ ایسے اختلافات کا صرف نقصان ہی کم نہیں ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات مخالف لیڈروں کی حب وطن اور عقلمندی کی وجہ سے ملک و قوم کے لئے باعث افادیت بھی ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک حزب اختلاف کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور آئینی طریقوں سے کسی اصول کے تحت برسرِ اقتدار جماعت کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔ اور جب وہ عوام کا اعتماد حاصل کر لیتے ہیں۔ تو آئندہ انتخابات میں کامیاب ہو کر خود برسرِ اقتدار آ جاتے ہیں۔ اور اپنے اصولوں کے مطابق دیانتداری سے ملک و قوم کی خدمت کرتے ہیں۔

جمہوری طرز کی حکومتوں میں حزب اختلاف ایک نہایت مفید چیز ہے۔ اور ان ملکوں میں جہاں یہ اپنی پوری شان کے ساتھ موجود ہے۔ حکومت کے لئے بجائے روکاوٹ بننے کے ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ خاصکر جن ملکوں میں سیاسی رائے عامہ بیدار رہتی ہے۔ حزب اختلاف نہایت اہم اور مفید پارٹ ادا کرتا ہے۔ ایسے ممالک میں اس کا کام برسرِ اقتدار جماعت پر ہر وقت جارحانہ تنقید نہیں ہوتی۔ بلکہ ملک کی رائے عامہ کو ملکی مسائل سے خبردار رکھنے ان کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو منظر عام پر لانے اور عوام کو اپنا ہم خیال بنانے ان کا اعتماد حاصل کرنے کا کام کیا جاتا ہے۔ اس طرح ملک میں ایک سمجھدار اور خود شناس رائے عامہ پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے ملک و قوم کی ترقی میں مدد ملتی ہے۔ اور حب وطن کے جذبہ کو تقویت پہنچتی ہے۔

دوسری طرف برسرِ اقتدار جماعت بھی چوکنی رہتی ہے۔ اور کوشش کرتی ہے کہ ملکی کاروبار میں حتی الوسع کوئی ایسی غلطی نہ ہونے پائے۔ جس پر گرفت ہو سکے۔ اور عوام اس سے بدظن ہو جائیں۔ مخالفوں کی جائز تنقید پر چڑتی نہیں۔ بلکہ اپنے آپ کا محاسبہ کرتی ہے۔ اور اسی طرح اپنی امکانی قوت کی حد تک ملک و قوم کی بہبودی کے لئے مصروفِ عمل رہتی ہے۔

افسوس ہے کہ پاکستان میں یہ صورت حال پیدا نہیں ہوئی۔ یہاں کوئی قابل اعتماد حزب اختلاف معرض وجود میں ابھی تک نہیں آ سکا گو کئی ایک پارٹیاں ہیں۔ مگر ان میں سے نہ تو کوئی ایک اتنی طاقتور ہے کہ بجائے خود عوام پر اثر انداز ہو سکے۔ اور نہ دوسری پارٹیوں کو ساتھ ملا کر ان کی لیڈرشپ سنبھال سکتی ہے۔

یہ پارٹیاں ابھی تک منفی کام کرتی چلی آئی ہیں۔ اور اصولاً وہ ملک و قوم کے لئے سخت مضر ثابت ہو رہی ہیں۔ انہوں نے اب تک جو کام کیا ہے۔ وہ جہاں تک ہو سکے مسلم لیگ کو زیادہ سے زیادہ کمزور کرنے اس کو بدنام کرنے اور عوام میں اس کے خلاف بدظنیاں پیدا کرنے تک محدود ہے۔ جس کا نتیجہ یہ تو ہوا ہے کہ مسلم لیگ کمزور ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ملک کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ مگر عوام میں نہ تو کوئی سیاسی بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اور نہ کسی مضبوط حزب اختلاف کی طرح ڈالی جا سکی ہے۔

اس کے باوجود مسلم لیگ اپنے بیرونی اور اندرونی عوارض کے ساتھ حکومت کا کاروبار سنبھالے ہوئے ہے۔ اور یہ کہنا بیجا نہیں ہے کہ اتنی بیماریوں کے ہوتے ہوئے ملک و قوم کے اہم کام سرانجام دیتے چلے جانا جن سے کوئی مخالف سے مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا۔ واقعی قابل تعریف ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کی بنیاد کافی مستحکم ہے۔ اور اپنے خیر خواہوں کے اختلافات جو کافی حد تک تلخ ہیں۔ اس کو شاہراہ ترقی پر قدم بڑھانے سے نہیں روک سکے۔ جس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا بعید از قیاس نہیں۔ کہ اگر یہاں سیاسی رائے عامہ صحیح طور پر بیدار ہو جائے۔ اور اس کے لیڈر باہم مصروف پیکار رہنے کی بجائے عوام کو صحیح راہنمائی میں اپنا وقت صرف کریں اور خواہ کوئی برسرِ اقتدار جماعت سے تعلق رکھتا ہو یا اس کا مخالف ہو۔ جو کچھ کرے۔ حب وطن کے نقطہ نظر سے کرے تو پاکستان چند ہی سالوں میں تمام عالم میں واقعی باوقار اور بلند مقام حاصل کر سکتا ہے۔ جس کے ٹھہری [illegible]

مشرقی بنگال کا سیلاب اور احباب جماعت کا فرض

مشرقی بنگال آج کل شدید طغیانیوں کی وجہ سے نہایت مشکل صورت حالات سے دوچار ہے۔ ہزاروں میل کا رقبہ زیر آب ہے۔ مکانوں اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ لوگ کشتیوں کے ذریعہ یا درختوں پر چڑھ کر اپنی جانیں بچا رہے ہیں۔ اس صورت حال میں ہر احمدی کا نہایت ضروری فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے جو کچھ کر سکتا ہے۔ پوری تندہی سے کرے۔

مغربی پاکستان میں رہنے والے احمدی دوستوں کا فرض ہے کہ وہ بڑھ چڑھ کر اس امدادی فنڈ میں چندہ دیں جو مشرقی بنگال کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے محترمہ فاطمہ جناح صاحبہ کی سرکردگی میں کھولا گیا ہے۔ اپنے بھائی کی تکلیف کے وقت کام آنا بڑے ہی ثواب کا موجب اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو اپنے بھائی کی ضرورت میں کام آتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اس کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶)

احمدی نوجوانوں کے فرائض اور ذمہ داریاں

احمدی نوجوانوں کا نہایت اعلیٰ مقصد

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کا مقصد وہی ہے۔ جو جماعت احمدیہ کا ہے۔ اسے وسیع طور پر بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ اور مختصر طور پر بھی۔ مگر خواہ کسی طرح بیان کیا جائے۔ اس کے حصول کے سلسلے میں جو جدوجہد نوجوانوں کے لئے ضروری ہے۔ اس کی اہمیت کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں جتنی مجالس ہیں۔ ان میں سے کسی کا بھی مقصد ہمارے مقصد تک نہیں پہنچتا۔ عموماً نوجوان طالب علموں کی مجالس ہوتی ہیں۔ مگر ان کی غرض محدود اور وقتی ہوتی ہے۔ وہ یا تو تعلیمی ہی ہوتی ہے۔ یا بعض باتوں کی مشق ان کی غرض ہوتی ہے۔ اور یا علوم میں ترقی کرنا۔ یا ورزش اور دماغی تفریح وغیرہ کی مجالس ہوتی ہیں۔ اور بعض نیم سیاسی ہوتی ہیں۔ جن کی غرض زیادہ سے زیادہ یہ ہوتی ہے، کہ اپنے ملک میں اپنی حکومت ہو۔ باہر کے ممالک میں بھی نوجوانوں کی بعض مجالس ہوتی ہیں۔ ان کے مقاصد نسبتاً زیادہ وسیع ہوتے ہیں۔ مگر وہ بھی مختصر طور پر بیان کئے جا سکتے ہیں۔ بچوں اور بڑی عمر کے لوگوں کی انجمنیں بھی ہیں۔

اٹلی اور جرمنی میں بچوں کی مجالس

سب سے پہلے شاید اٹلی نے بچوں، نوجوانوں اور بڑی عمر والوں یعنی تینوں طبقوں کی مجالس قائم کی تھیں۔ بچوں کو فاشسٹ کبز (یعنی شیر کے بچے) کہا جاتا تھا۔ اور ان کی غرض یہ تھی کہ اٹلی ملک میں شروع سے ہی ایسا مادہ پیدا کیا جا سکے۔ کہ بڑے ہو کر وہ فیسی ازم کے پکے حامی ہوں۔ اور انہیں اپنے اصول پر سیاسی اور اقتصادی تعلیم دی جا سکے۔ اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کیا جائے، اور ہر قربانی کے لئے تیار کیا جائے۔ اور اسی طرح گویا اٹلی کی تمام تحریکات کا مقصد یہیں تک پہنچ کر ختم ہو جاتا تھا۔ کہ اٹلی کا مفاد باقی تمام مفادات سے بالا اور مقدم ہے۔ یہ مقصد سیاسی ہے۔ پھر دوسرے ممالک میں بھی انجمنیں ہیں۔

جرمنی میں گو اٹلی کے بعد یہ شروع ہوا۔ مگر وہاں اسکی نسبت بہت زیادہ سخت تنظیم کے ماتحت ایسی مجالس بنائی گئیں۔ لیکن ان سب کا مقصد یہی تھا۔ کہ جرمن نسل کی برتری اور فوقیت کو دنیا میں قائم کیا جائے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ان سب میں بڑی سے بڑی مجلس کی غرض بھی ہماری غرض اور ہمارے مقصد کو نہیں پہنچ سکتی۔

خدام الاحمدیہ کی غرض

خدام الاحمدیہ کی غرض کیا ہے۔ وہی جو احمدیت اور اسلام کی غرض ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو پا لیا جائے۔ اور ایمان جو آسمان پر جا چکا ہے۔ اسے پھر دنیا میں لا کر لوگوں کے دلوں میں بسا دیں۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت زمین پر اتر آئے، اور دنیا میں وہ زمانہ آ جائے۔ کہ دنیا کی سب قومیں آپس میں بھائی بھائی کی طرح رہ سکیں، مختلف اقوام و نسلوں کی برتری کی بجائے، انسانیت کی برتری کو قائم کیا جائے، جس سے یہ زندگی بھی بہشتی زندگی بن جائے۔ اور آئندہ کی بھی۔ دنیا میں جب کوئی انسان خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر آتا ہے۔ وہ یہی غرض لے کر آتا ہے۔ اسلام نے بھی اسی کو سامنے رکھا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ میں بھی یہی تعلیم دی گئی ہے۔ اور قرآن کریم بھی اسی کی تشریح ہے۔ مگر جب یہ مقصد دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تو خدا تعالےٰ نے پھر اسے آسمان پر بجلی کی روشنی کی طرح روشن کر کے ہمارے سامنے پیش کیا۔ ہم نے اسے قبول کیا۔ اور اسے اپنی زندگیوں کا مقصد قرار دے لیا۔

ہمارے مقصد کے مقابلہ میں سب انجمنوں کے مقاصد حقیر ہیں

پس ہمارے مقصد کے سامنے سب مجالس اور سب انجمنوں کے مقاصد حقیر ہیں۔ آج کسی اور مجلس نے اپنا یہ مقصد قرار ہی نہیں دیا۔ اس لئے کہ دنیا کو خدا تعالےٰ کی ہستی پر اول تو ایمان ہی نہیں۔ اور اگر ہے۔ تو یہ ایمان نہیں۔ کہ اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ یقین ہی نہ ہو۔ تو کوئی کوشش کیسے کر سکتا ہے۔ صرف آپ ہی کی ایک واحد جماعت ہے۔ جو یہ ایمان رکھتی ہے۔ اور جس نے اس کے حصول کے لئے عہد کیا ہے۔ اور اسے دنیا میں قائم کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

جماعت احمدیہ کے سفیر دنیا کے سامنے

ہم میں سے جو زیادہ عمر کے ہیں۔ ان میں سے کئی ہیں۔ جو اس مقصد کو حاصل کر چکے ہیں مگر وہ آہستہ آہستہ ختم ہو رہے ہیں۔ اور اب یہ بات دنیا کے سامنے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کہ ہمارے نوجوان اسے کس قدر حاصل کر سکیں گے۔ بہ نسبت اس کے کہ بوڑھوں نے اسے کہاں تک حاصل کیا، ہاں بوڑھوں سے اس بات کا ثبوت مل سکتا ہے۔ کہ اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مگر اسے چلانے والے آپ ہی ہیں۔ آپ ہی ہمارے سفیر ہیں دنیا کے سامنے۔ ہم میں سے پرانے اپنے عہد کو نباہتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ اور نوجوانوں کے ہاتھوں میں یہ امانت ہوگی۔

بہت بلند مقصد

یہ مقصد بہت بلند ہے۔ اول تو دنیا خدا کو مانتی ہی نہیں اور اگر بعض قومیں مانتی ہیں۔ تو پوری صفات والا نہیں مانتیں۔ ایسے خدا پر آج ایمان نہیں جو دعاؤں کو سن سکتا۔ اور آج بھی کلام کر سکتا ہے۔ گو یہ ہو کہ پہلے دعائیں سنتا اور کلام کرتا تھا۔ مگر آپ نے ایسے خدا سے صلح کرانی ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفات کا پورا پورا علم ہو۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے حتیٰ کہ سوتے ہوئے بھی ہماری سب کانشس مائینڈ کو اللہ تعالےٰ کی کامل صفات کا احساس ہو۔ اور ہمیں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں خدا تعالےٰ کی کوئی نہ کوئی صفت جلوہ گر نظر آئے۔ جب تک ہمیں خود خدا تعالےٰ کی معرفت نہ ہو۔ آپ اسے آگے نہیں پہنچا سکتے۔ (باقی)

یہ وہ وعدہ ہے جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے

تحریک جدید کے بقایا دار فوری توجہ فرمائیں

فرمایا:۔ (۱) "میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ پچھلے سال کے وعدوں سے غافل نہ ہوں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے پچھلا معاف ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔"

(۲) "خدا تعالےٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں۔ تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے ساتھ معاملہ ہے۔ جو عالم الغیب ہے۔ بندوں سے اگر تم وعدہ خلافی کرو۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ وہ تمہاری وعدہ خلافی کو بھول جائیں مگر"

(۳) "خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ تم نے وعدہ کیا تھا۔ اور تم اسے پورا نہیں کر رہے۔ پس دوستو کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ وہ وعدہ ہے جو انہوں نے خدا تعالےٰ سے کیا ہے"

(۴) "پس تم نے جو خدا تعالےٰ سے وعدے کئے ہیں۔ ان وعدوں کی عظمت کو پہچانو۔ اور یاد رکھو۔ کہ تمہارا مستقبل۔ تمہاری اولاد کا مستقبل۔ تمہاری قوم کا مستقبل۔ تمہارے ملک کا مستقبل۔ تمہاری حکومت کا مستقبل بلکہ ساری دنیا کا مستقبل [illegible] تعالےٰ سے ہی وابستہ ہے۔ اگر اس سے صلح رکھی جائیگی۔ تو تمہارے [illegible] میں برکت [illegible] ہو جائیگی۔ لیکن اگر تم اس سے صلح نہیں رکھو گے۔ تو تمہارا ہر کام [illegible] ہو جائے گا۔ اور تم اپنی کامیابی سے کوسوں دور جا پڑو گے۔"

(۵) "پس گذشتہ سال کے جو وعدے ہیں۔ ان کا پورا کرنا بھی تمہارا فرض ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان وعدوں کو جلد تر پورا کرنے کی کوشش کریں۔"

(۶) دفتر اول کے وہ مجاہد جن کی انیس سالہ فہرست کتاب میں شائع ہونے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ اور جس میں نام درج کرنے کی پہلی اور آخری شرط یہی ہے۔ کہ جو سپاہی انیس سال تک متواتر اپنا وعدہ پورا کرتا گیا ہوگا۔ اسی کا نام ہی اس فہرست میں شائع ہوگا۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ بصیرت افروز ارشادات پڑھ کر اگر کسی کا بقایا یا کوئی سال خالی ہے۔ تو اسے ادا کر کے اپنا نام انیس سالہ فہرست میں درج کروانا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی یہ کہ اپنی تسلی کر لینی چاہیئے۔ کہ آیا ان کا نام بوجہ انیس سال پورے ادا کرنے کے فہرست میں درج ہو چکا ہے۔ اس کے لئے "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" کو چٹھی لکھ کر اپنا اطمینان کر لیں۔ دریافت کرتے وقت اپنے وعدوں کی تفصیل لکھیں۔ تا جواب جلد تر دیا جا سکے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا نوجوان بچہ محمود وصال خاں ۳۵، ۳۶ روز سے ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت بخشے محمد امین امیر جماعت احمدیہ بنوں۔ (۲) میں نے ایم۔ اے فارسی کا امتحان دیا ہوا ہے۔ تمام احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر عبد الحکیم بی۔ اے۔ بی۔ ٹی گورنمنٹ ہائی سکول جہلم۔ (۳) خاکسار کا لڑکا محمد داؤد عرصہ ایک ماہ سے سخت بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد ابراہیم تھانہ اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ۔ (۴) میرا بچہ محمد امجد اکثر بیمار رہتا ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے شفا بخشے۔ خاکسار خورشید احمد [illegible] گلی ۱۲ گنج مغلپورہ۔

سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

عالم اسلامی کا بطل جلیل سید الشہداء حضرت حمزہؓ جن کی کنیت ابو عمارہ اور لقب اسد اللہ تھا تاریخ اسلام میں اپنی حیرت انگیز شجاعت۔ اولوالعزمی اور جان نثاری کے باعث خاص شہرت رکھتے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں جبکہ ابھی بہت کم خدام حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ اور کفار مکہ حضرت رسول عربی (فداہ امی وابی) صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے اور ہر قسم کی ننگ انسانیت حرکات روا رکھنے میں ایک روحانی حظ محسوس کرتے تھے ایسے نازک وقت میں خدائے عزوجل نے آپ کو فرشتۂ نصرت بنا کر بھیجا

نہ صرف اسلامی تاریخ کے اوراق بلکہ مستشرقین یورپ کے اقوال بھی اس امر کے شاہد ہیں کہ کس فدایانہ طریق پر آپ نے اس اہم ترین فرض کو ادا کرنے میں اپنی جان تک کی بازی لگا دی

ابتدائی زندگی!

آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا تھے اور رضاعی بھائی بھی کیونکہ دونوں نے ابولہب کی لونڈی کا دودھ پیا تھا۔ آپ کی متعدد بیویاں تھیں جن سے بچے پیدا ہوئے لیکن ابتدائی عمر میں ہی فوت ہو جانے کے باعث آپ کا سلسلہ نسل نہ چل سکا۔ عنفوان شباب سے ہی آپ کو تیر اندازی اور شمشیر زنی میں بڑا شغف اور سیر و شکار کا بے حد شوق تھا۔ چنانچہ آپ نے جوانی کا بیشتر حصہ انہی دل پسند مشاغل میں آزادانہ بسر کیا۔ آپ کی جوانمردی اور بہادری کا عرب بھر میں لوہا مانا جاتا تھا گو ان فطرتی اوصاف کے باعث آپ کے مزاج میں کسی قدر تلخی ضرور تھی۔ لیکن عزیز و اقارب کے ساتھ آپ کا سلوک مشفقانہ و فیاضانہ تھا۔ اور خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لینا آپ کی زندگی کا جزو تھا

قبول اسلام

آپ کے اسلام لانے کا واقعہ بڑا عجیب اور قابل رشک غیرت کا آئینہ دار ہے۔ ایک روز آپ حسب معمول سیر و تفریح اور شکار سے واپس آ رہے تھے۔ کوہ صفا کے پاس آپ کی لونڈی نے آپ سے کہا۔

لونڈی:- "کاش آپ تھوڑی دیر پہلے اپنے بھتیجے کا حال دیکھتے!"

حمزہؓ:- (آپ نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا)... "وہ کیا؟"

لونڈی:- "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کعبہ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے تھے کہ ابوجہل نے آپ کے ساتھ نہایت ہتک آمیز سلوک روا رکھتے ہوئے بہت دکھ دیں۔ لیکن اس اخلاق کے پیکر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور چپ چاپ [illegible]"

اس واقعہ کا سننا تھا کہ آپ کی رگ و پے میں فطرتی محبت اور نسبی شرافت و شجاعت کے جذبات جوش زن ہوئے۔ آپ کے مضبوط سینے کی مصئون خلوتوں میں ایک ہیجان پیدا ہوا۔ اور اسی شکاری لباس میں [illegible] کعبہ پہنچے یہاں مکہ کے ذی اقتدار اور ذی اثر رؤسا جمع تھے آپ نے جاتے ہی ابوجہل کے منہ پر اس زور سے کمان ماری کہ خون بہ نکلا۔ اور پھر اسی جرأت کے ساتھ اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔

"کیوں رے! تو نے ہی میرے بھتیجے کو بے عزت کیا ہے؟! اگر یہ بات ہے تو میں بھی آج سے اس نئے دین کا پیرو ہوتا ہوں تجھ میں ذرا بھی جرأت ہے۔ تو میرا مقابلہ کر"

یہ منظر دیکھ کر سب ششدر و حیران رہ گئے۔ اور ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے لیکن کسی کو کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آپ کے اس بہادرانہ فعل سے اسلام کو بے حد تقویت پہنچی اور معاندین کے حوصلے پست ہو گئے۔ اور انہوں نے آئندہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علانیہ ہتک چھوڑ دی

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ رسول عربی (فداہ امی و ابی) اور آپ کے جان نثار ارقمؓ کے گھر چھپ کر اسلام کی تبلیغ کا فریضہ ادا کرتے تھے۔ اور ابھی بہت ہی کم اشخاص مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ لیکن حضرت حمزہؓ کے اسلام لانے سے بے شمار جابر و ظالم قریش کی پرنخوت گردنیں جھک گئیں۔

دشمنوں سے مقابلہ

بعثت کے تیرھویں برس حضرت حمزہؓ بھی تمام صحابہ کرام کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے اور کئی معرکوں میں سرفروشان اسلام کا آپ کو کمانڈر بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔

جنگ بدر

۲ھ کے مشہور غزوہ میں جو تاریخ اسلام میں "غزوہ بدر" کے شاندار نام سے مذکور ہے جبکہ کفار کے ساتھ زبردست مقابلہ تھا۔ مقابل پر کفار اپنے ساز و سامان میں تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام سے مشورہ لینا پڑا۔ جب سب نے یکزبان ہو کر عرض کیا:-

"یا رسول اللہ! گو دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور سامان حرب بھی بیشمار ہے لیکن ہماری حقیر جانیں آپ کے پیارے وجود پر فدا ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہمارے قلوب سینوں میں تڑپ رہے ہیں۔ آپ جو حکم دیں گے ہم بسر و چشم مانیں گے۔ ہم موسیٰ کی قوم کی طرح آپ سے یہ نہیں کہیں گے "جا تو اور تیرا رب لڑتے پھرو ہم تو یہاں ہی بیٹھے ہیں" بلکہ ہم خدا کی راہ میں سر پر کفن باندھے ہوئے شہادت حاصل کرنے کے لئے بیتاب ہیں۔"

جان نثاروں کے یہ جذبات سن کر حضورؐ بے حد خوش ہوئے۔ اور صف بندی کر کے ان کو دشمنوں کے مقابلہ پر کھڑا کیا۔ اسلامی لشکر کا علم بردار حضرت مصعبؓ بن عمیر نامزد ہوئے۔ ادھر ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ نے بھی اپنے لشکر کی صفیں درست کیں۔ اور لشکر اسلام کی قلیل تعداد دیکھ کر خوش ہونے لگے۔ چنانچہ مسرت سے بھرپور فخریہ نعروں کے جلو میں مشرکین کے لشکر سے عتبہ شیبہ اور ولید نے آگے بڑھ کر مبارزت طلبی کی۔ تو لشکر اسلام میں سے چند نوجوان ان کے مقابل پر آئے جن کو دیکھ کر عتبہ نے بلند آواز سے کہا۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم غیر کفو والوں سے نہیں لڑتے۔ ہماری برادری کے اور ہمارے ہم پلہ بہادر ہمارے مقابلہ پر بھیجو"

اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانبازوں کی طرف ایک نظر دیکھ کر فرمایا۔

"حمزہؓ۔ علیؓ۔ عبیدہؓ نکلو ---!"

اس دلربا آواز کے کانوں تک پہنچتے ہی اسلام کے جاں نثار شیر کی طرح گرجتے ہوئے آن واحد میں دشمنوں کے مقابل جا کھڑے ہوئے۔

حضرت حمزہؓ عتبہ کے مقابل ہوئے حضرت علیؓ ولید کے مقابل اور حضرت عبیدہؓ شیبہ کے۔ دو بدو لڑائی شروع ہوئی۔ اور ایک گھمسان کا رن پڑا۔ عتبہ اگرچہ بڑا بہادر اور مشہور دلاور تھا مگر بالمقابل بھی شیر خدا حضرت حمزہؓ تھے۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں حضرت حمزہؓ کی تلوار سر کو کاٹتی ہوئی کمر تک اتر گئی۔ حضرت علیؓ نے چشم زدن میں ولید کا کام تمام کر دیا۔ مگر شیبہ نے چالاکی سے حضرت ابوعبیدہؓ کو زخمی کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت حمزہؓ فوراً شیبہ کے مقابل ہوئے۔ اور اس کا آن واحد میں سر تن سے جدا کر کے رکھ دیا۔

کفار اپنے تین بہادروں کو چشم زدن میں قتل ہوتے دیکھ کر سخت پریشان ہوئے۔ اب طعیمہ بن عدی جوش انتقام میں آگے بڑھا لیکن حضرت حمزہؓ نے ایک ہی وار میں اس کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ آخر مشرکین اپنی یہ رسوائی دیکھ کر نعل در آتش ہو گئے۔ اور سب نے یکبارگی حملہ بول دیا۔ لیکن مجاہدین جو اپنا سب کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نچھاور کر چکے تھے۔ وہ کب غافل رہ سکتے تھے۔ خوب جان توڑ کر لڑے حضرت حمزہؓ اپنی دستار پر مخصوص کلغی لگائے ہوئے جدھر نکل جاتے۔ اپنے امتیازی نشان سے پہچانے جاتے تھے۔ اس روز آپ نے اپنے منجھے ہوئے ہاتھوں سے ایسے بچے تلے وار کئے۔ کہ پرے کے پرے صاف کر دیئے۔ آپ کی اس جوانمردی کو دیکھ کر مشرکین اپنے قیدی اور مال غنیمت چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔

جنگ اُحد کے موقع پر حضرت حمزہؓ کا بہادرانہ مشورہ

اسی طرح جنگ احد کے نازک موقعہ پر جب لشکر کفار نے سرزمین [illegible] "دیہہ مدینہ" سے کچھ فاصلہ پر [illegible] میں پہنچ کر اہل مدینہ کی کاشت کی ہوئی زمین پر اپنے اونٹ چھوڑ کر کھیتوں کو پامال کر دیا۔ تو حضرت عبادہؓ نے یہ خبر لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سب ماجرا کہہ سنایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکابر صحابہ کو جمع کر کے ان حالات کے مدنظر مشورہ طلب کیا۔ جس پر اہل مدینہ میں سے عبداللہ بن ابی نے مدینہ میں محصور ہو کر پتھر برسانے کا مشورہ دیا۔ یہ سن کر شیر خدا حضرت حمزہؓ اٹھے اور فرمانے لگے "یا رسول اللہ! ہماری جانیں آپ پر فدا ہوں مجھ کو اس تجویز سے اتفاق نہیں۔ اگر ہم اسی طرح مدینہ میں محصور ہو گئے۔ تو دشمن ہمارے خائف ہونے کا خیال کرے گا نہ معلوم کب تک محاصرہ کئے رکھیں گے۔ اور نظر بند ہو کر رہنے سے آزاد رہیں گے اس میں شبہ نہیں۔ کہ ہماری جمعیت کم ہے۔ اور دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان کے پاس سامان حرب بھی بیشمار ہے۔ لیکن یا رسول اللہ! جنگ بدر میں بھی تو یہ بہت زیادہ تھے۔ ہمارے صرف تین سو جان نثاروں کی جمعیت نے تائید الٰہی سے ان پر فتح پائی تھی۔ اب وہ بدر کا بدلہ لینے آئے ہیں۔ مسلمانوں کے کھیت انہوں نے اجاڑ دیئے نہ معلوم اور کیا کیا ستم ڈھائیں۔ میری حقیر رائے یہ ہے کہ ہم باہر نکل کر مردانہ وار دشمن کا مقابلہ کریں۔ یا تو ہم دشمن کو مار مار کر بھگا دیں گے۔ اور فتح عظیم سے ہم کنار ہوں گے۔ یا پھر شہادت کا لذیذ جام پی کر ابدی جنت کے وارث ہوں گے۔"

حضرت حمزہ کی شہادت

یہ زندگی بخش کلمات سن کر صحابہ کے چہرے مسرت سے تمتما اٹھے۔ اور سب نے یک زبان ہو کر تائید کی۔ اور میدان جنگ میں جانے کی ٹھان لی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس تجویز کو پسند فرماتے ہوئے مدینہ سے نکل کر احد کی پہاڑی پر ڈیرے ڈالنے کا ارشاد فرمایا۔ جب فریقین کی فوجیں بالمقابل آراستہ ہو گئیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچاس کہنہ مشق تیر اندازوں کو اپنی فوج کے عقب پر متعین فرمایا۔ تاکہ اگر دشمن پیچھے سے حملہ کرے تو اسے بھگا دیں اور آپ نے انہیں خصوصیت سے فرمایا۔ کہ "خواہ کچھ ہو جائے تم لوگوں میں سے کوئی بھی یہاں سے ہلنے کا نام تک نہ لے۔"

اتنے میں کفار کے لشکر سے طلحہ نے میدان میں نکل کر مبارزت طلبی کی۔ اس کے مقابل حضرت علیؓ نکلے اور آن واحد میں اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر شیبہ بڑے فخر سے میدان میں چکر لگانے لگا۔ ادھر سے شیر خدا حضرت حمزہؓ نے فوراً اس کو واصل جہنم کر دیا۔ اس طرح کفار کے سات علمبردار یکے بعد دیگرے قتل ہو گئے۔ اور لشکر نے یکبارگی حملہ کر دیا۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے وہ داد شجاعت دی کہ چشم فلک نے اس سے قبل نہ دیکھی تھی۔ آخر کفار تاب نہ لا کر پسپا ہو گئے۔ اور لشکر اسلام ان کے مال و اسباب پر قبضہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ عقب پر جن لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین فرمایا تھا۔ اور انہیں وہیں کھڑے رہنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ انہوں نے فتح کے نمایاں آثار دیکھ کر وہاں ٹھہرے رہنے کی ضرورت نہ سمجھی جگہ خالی پا کر حضرت خالدؓ (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) نے اس طرف سے حملہ کر دیا اور وہ فتح شکست سے بدل گئی۔ (باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

معلومات عامہ

ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم

اہل سائنس کے نزدیک کائنات کی حقیقت کا راز صرف دو چیزوں کے وجود میں مضمر ہے۔ (۱) مادہ یعنی پتھر۔ لوہا، لکڑی وغیرہ (۲) اور قوت یعنی حرارت کہربائیت اور حرکت وغیرہ، یہ دونوں اشیاء آپس میں اس طرح ملی رہتی ہیں کہ وقت کے کسی بھی لمحے ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتیں۔ مادہ قوت کے بغیر ناممکن ہے۔ اور قوت مادے کے بغیر بے جان قوت، اگر مادے کو عارض ہے، تو مادہ معرض قوت اور اگر قوت مادہ کا مظہر ہے، تو مادہ کا ظہور بھی قوت کا رہین منت ہے، یا یوں سمجھ لیجئے کہ ان کے نزدیک دنیا نام ہی قوت اور مادے کے مجموعے کا، اس لئے کہ دنیا کا کوئی عمل ان کی آمیزش کے بغیر تکمیل نہیں پاتا۔ مادے سے مراد وہ ہیولیٰ لی جاتی ہے۔ جس سے کوئی شے متجسم ہوتی ہے قوت مذکورہ ہیولیٰ کو کوئی شکل دینے میں امداد و تعاون کرتی ہے۔ ہیولیٰ سے مراد مادے کے وہ ننھے ننھے ذرے یا عناصر لئے جاتے ہیں۔ جن کی اپنی کوئی شکل نہیں ہوتی۔ ہر ذرہ یا عنصر نیوٹرون کی ایک مخصوص مقدار پر مشتمل ہوتا ہے اس نظام ترتیب میں اگر ذرا سی گڑبڑ ہو جائے تو نظام کائنات درہم برہم ہو جاتا ہے۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزاء کا پریشاں ہونا

ایٹم بم یا ہائیڈروجن بم کی بنیادیں اسی اصول پر استوار ہیں۔ ان بموں کی میلان کی ساخت میں عناصر کی ترتیب کو منتشر کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور جب عناصر کی ترتیب میں فرق آ جاتا ہے تو اس کا نتیجہ وہ تباہی ہوتی ہے، جو دنیا ہیروشیما اور ناگاساکی کے ناقابل فراموش المیہ کی صورت میں دیکھ چکی ہے، وہ المیہ جس کی دبی دبی کراہیں آج بھی جاپان کے اکثر گوشوں سے بلند ہو جاتی ہیں

ایٹم بم بنانے کے لئے سب سے پہلے اس قسم کا Element منتخب کیا جاتا ہے جس کے ذرات میں آسانی سے تخریب پیدا کی جا سکے، یا یوں سمجھ لیجئے کہ ایٹم بم میں مستعمل ہونے والے Element کے نیوٹرونز اور پروٹونز کو بآسانی ایک دوسرے سے الگ کیا جا سکے، سائنسدانوں کے نزدیک ایسی چیزیں یورینیم" اور "ڈیوٹیریم" ہیں ایٹم بم میں عام طور پر یورینیم استعمال کی جاتی ہے یورینیم کے ذرات میں میکانکی عوامل کے ذریعے ایک نیوٹرون کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، یہ نیوٹرون جب دوسرے عناصر سے ٹکراتا ہے۔ تو ان عناصر میں نیوٹرونز اور پروٹونز کی باہمی ترتیب کو منتشر کر دیتا ہے۔ پروٹون دراصل مثبت برقیہ ہوتا ہے نیوٹرون میں برقی قوت نہیں ہوتی، لیکن پروٹون کی جانب سے نیوٹرون کی طرف ایک برقی رو ہمیشہ رواں رہتی ہے۔ جب ان میں ایک اور نیوٹرون شامل ہوتا ہے، تو کسی پروٹون کا برقی رو کا رخ اس کی طرف ہو جاتا ہے نتیجۃً زبردست حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ نیوٹرون جس کے حصہ کی برقی رو باہر سے آنیوالے نیوٹرون کو مل جاتی ہے۔ اپنے پروٹون کی تلاش میں دوڑتا ہے اور کسی اور پروٹون کی برقی رو حاصل کر لیتا ہے اس کے بعد جس نیوٹرون کا حصہ اس نے غصب کیا ہوتا ہے۔ وہ کسی اور کا حصہ غصب کر لیتا ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ نیوٹرونز اپنے پروٹونز کی تلاش میں ایک ہنگامہ برپا کر دیتے ہیں۔ اور بم کا خول توڑ کر باہر نکل آتے ہیں، تلاش کا یہ سلسلہ فضا میں چلتا رہتا ہے، جس سے فضا کے نظام ترتیب میں فرق آ جاتا ہے۔ اور انتہائی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو عام تباہی کا موجب بنتی ہے نیوٹرونز کی یہ تلاش اس وقت تک ختم نہیں ہوتی، جب تک کوئی دھات اس فاضل نیوٹرون کو اپنے اندر جذب نہیں کر لیتی، بعض دھاتوں کے ذرات میں فطرت نے ایسا نظام رکھ دیا ہے، کہ ان میں اگر کوئی نیوٹرون یا پروٹون فالتو شامل ہو جائے، تو ان کے نظام میں کوئی گڑبڑ نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اس فاضل برقیہ کو جذب کر لیتی ہے۔ لیکن نئے برقیہ کا انجذاب ان کی اپنی ہیئت کذائی میں تبدیلی کر دیتا ہے۔ یہ دھات میں نیوٹرونز اور پروٹونز کی مخصوص تعداد ہوتی ہے، جس کسی دھات کی اس مخصوص تعداد میں کمی بیشی ہو جائے، تو وہ کسی اور دھات کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ سائنسدان اسی اصول کے پیش نظر لوہے وغیرہ کو سونے یا چاندی میں منتقل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ از منہ وسطیٰ کے جو کیمیا دان معمولی دھاتوں کو سونے چاندی میں منتقل کرنے کے تجربات کئے کرتے تھے۔ وہ تجربے بھی دراصل اسی اصول کے مطابق کئے جاتے تھے،

ہائیڈروجن بم میں بھی یورینیم استعمال کی جاتی ہے، لیکن اس میں ڈیوٹیریم کو بھی دخل ہے بلکہ ایک خاص اہمیت حاصل ہے ڈیوٹیریم دراصل ہائیڈروجن گیس ہی کی ایک قسم ہے، جس کا ہر عنصر ایک نیوٹرون اور ایک پروٹون پر مشتمل ہوتا ہے ہائیڈروجن کی میکانکی ساخت میں صرف اسی نیوٹرون اور پروٹون کو انتہائی حرارت پہنچانے کا اہتمام کیا ہوتا ہے۔ یہ حرارت یورینیم کی ایٹمی تخریب کے ذریعے پہنچائی جاتی ہے یا یوں سمجھ لیجئے کہ ہائیڈروجن بم میں ایٹم بم لبلبی کا کام دیتا ہے۔

ڈیوٹیریم کے پروٹون اور نیوٹرون کو جب ایٹمی حرارت پہنچتی ہے، تو ایک نیا Element ہیلیئم پیدا ہوتا ہے، ہیلیئم کا یہ عنصر دو پروٹونز اور دو نیوٹرونز پر مشتمل ہوتا ہے، ہیلیئم کا ایک عنصر ڈیوٹریم کے دو عناصر کے برابر ہوتا ہے، لیکن وزن میں ان کے مجموعے سے کم ہوتا ہے، ہیلیئم کی حرارت اس قدر زیادہ ہوتی ہے۔ کہ انسان اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ سورج مختلف گیسوں کا ایک جلتا ہوا کرہ ہے جس میں ہیلیئم سب سے زیادہ اہم ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ زمین تک سورج سے جو حرارت پہنچتی ہے۔ وہ ہیلیئم کی چند شعاعوں کی وجہ سے ہے، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہائیڈروجن بم کی ہیلیئم دنیا میں کیا کیا تباہی ڈال سکتی ہے۔ ہیلیئم ہائیڈروجن بم کے خول کو زبردست دھماکہ سے توڑ کر نکلتی ہے۔ اور میلوں تک ہر شے کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے" ہیلیئم کی تخریب کو روکنے میں فضا کی نائٹروجن مدد دیتی ہے، جو ہیلیئم کا اس وقت تک مقابلہ کرتی رہتی ہے۔ جب تک کہ اس پر قابو نہیں پا لیتی از یں پیشتر عرض کیا جا چکا ہے، کہ ایٹم بم ہائیڈروجن بم میں لبلبی کا کام دیتا ہے، چنانچہ ہائیڈروجن بم کے دھماکہ کے بعد ایک طرف تو ہیلیئم کی تباہ کاریاں ہوتی ہیں، اور دوسری جانب ایٹم بم کی شکست و ریخت کا دور دورہ ہوتا ہے۔

ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ایسے تباہ کن ہتھیاروں کی ایجاد کے بعد لوگوں کا خیال تھا۔ کہ شاید اب ان سے زیادہ ہلاکت آفریں ہتھیار نہ بنایا جا سکے لیکن اب ایک سائنسدان نے ایک اور بم کی تیاری کے امکانات کا اظہار کیا ہے یہ "سی" بم ہے "سی" بم سے مراد کوبالٹ ہے۔ جو نکل سے مشابہ ایک دھات ہوتی ہے سائنسدان مذکور نے اپنا نام ظاہر کرنے سے انکار کر دیا ہے، اس کا خیال ہے کہ بم اس قدر خطرناک ہوگا۔ کہ اس کے پھٹنے سے زمین کا ایک حصہ فنا ہو سکتا ہے۔ اس بم میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم دونوں شامل ہوں گے اور ہائیڈروجن بم کے گرداگرد کوبالٹ کی ایک مہین سی تہ چڑھا دی جائے گی۔ ایٹم بم ہائیڈروجن بم کی لبلبی کا کام دے گا۔ اور جب ہائیڈروجن بم پھٹے گا تو Radio-active cobalt کی "خاک" کئی سو میل کے رقبہ میں پھیل جائے گی۔ اور بنی نوع انسان کی ایک کثیر آبادی کی ہلاکت کا موجب ہوگی۔ سائنس دان مذکور کا خیال ہے کہ یہ ذرات بم پھٹنے سے ایک سال بعد تک Radioactive رہیں گے۔ اور اس علاقہ میں کوئی جاندار زندہ نہ رہ سکے گا۔ اگر دس ہزار من کوبالٹ بم کسی جگہ چلایا جائے۔ تو اس سے اتنی باریک اور مسموم Radio Active Dust پیدا ہوگی کہ کئی سو میل کے علاقہ میں مکانوں اور عمارتوں کی کھڑکیوں اور دروازوں پر جم جائے گی" اور اس فضا میں سانس لینا دشوار ہو جائے گا۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قسم کے بم اگر تیار کر بھی لئے جائیں۔ تو اس کا تجربہ کہاں کیا جائے، کیونکہ ہوا اور بارش Radio Active Dust کو جو بم کے پھوٹ جانے کے بعد فضا میں معلق ہوگی۔ دنیا کے ہر گوشے میں پہنچا سکتی ہے۔ اور اس طرح بنی نوع انسان کے ختم ہو جانے کا خدشہ ہے۔

طوفان نوح

ایک بہت بڑے سائنسدان نے دعویٰ کیا تھا کہ اگر اسے زمین سے باہر صرف کھڑے ہونے کی جگہ مل جائے، تو وہ دنیا کے کرّے کو Lever کی مدد سے الٹ سکتا ہے۔ اس وقت لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا تھا۔ اور اس کی بات کو ایک مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہ دی۔ لیکن آج دنیا کی اکثریت یہ تسلیم کرتی ہے، کہ اس کا دعوےٰ صحیح تھا اس ایٹمی دور کے سائنسدان اب یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ طوفان نوح کوئی الہیاتی چیز نہ تھا۔ بلکہ ذہن انسانی کی انتہائی ارتقاء کا ایک نتیجہ تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ آج بھی دنیا میں طوفان نوح ایسا زبردست طوفان لایا جا سکتا ہے۔ دنیا کے ایک وسیع رقبے کو پانی نے گھیر رکھا ہے۔ اور تری کے مقابلہ میں خشکی کا رقبہ بہت کم ہے۔ اس کے علاوہ قطبین پر ہر وقت برف جمی رہتی ہے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے۔ کہ اگر قطبین پر کئی ہائیڈروجن بم چلائے جائیں۔ تو یہ ساری برف پگھل سکتی ہے۔ اور کرہ ارض کو پانی اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے

ایٹمی طاقت کا استعمال

سائنسدان جہاں اپنے دشمنوں کو ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ایسے بھیانک ہتھیاروں سے تباہ کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں، وہاں انسان کے مستقبل سے بھی وہ غافل نہیں، ایٹمی قوت کے گھریلو استعمال پر کافی تحقیقات کی جا رہی ہے اور برطانیہ و امریکہ کے اکثر سائنسدان اسی فکر میں ہیں۔ کہ وہ اپنے ملک کو کوئلہ اور ایندھن کی ضرورت سے بے نیاز کر دیں وہ ایٹمی طاقت کو زراعت میں بھی استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اور کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔ ایٹمی قوت کی مدد سے امریکہ میں اب ایسے بیج تیار ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ جن کی کاشت سے غذائی پیداوار میں معمول سے کئی گنا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اگر انسان ایٹمی طاقت کے تباہ کن استعمال کی کوشش ترک کر دے۔ اور اس غیر معمولی طاقت کو باحسن طریق صرف کرنے کے متعلق سوچیں، تو انسانیت کی بہت خدمت کی جا سکتی ہے، لیکن کاش وہ ایسا کریں۔ کسی چیز کی تخریب بہت آسان ہوتی ہے، لیکن تعمیر بہت مشکل ہے۔ انسانی آبادیوں کو (خواہ وہ دشمن ہی کی کیوں نہ ہوں) ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ایسے خوفناک ہتھیاروں سے تباہ کرنا تو چند لمحوں کا کام ہے، لیکن کیا ان کے زخم مندمل کرنے میں مدتیں صرف نہ ہوں گی؟

یوپی کے مشرقی اضلاع میں بارش اور سیلاب سے تباہی

لکھنؤ ۲۱ راگست - اتر پردیش کے مشرقی اضلاع ان بدقسمت اضلاع میں سے ہیں - جو ہمیشہ سیلاب کے خطرات سے دوچار ہوتے ہیں اور اس مرتبہ بھی انہیں شدید خطرات نے گھیر لیا ہے - دریائے گھاگھرا گونڈہ خطرات کے نشان سے پار ہو گیا ہے - اور آہستہ آہستہ گھاگھرا کا پانی ابل رہا ہے۔

خطرے کا یہ نشان ۳۴۹ فٹ تھا لیکن کل اور آج میں مزید چار انچ اس نشان سے پانی اونچا ہو گیا - اس کے آس پاس کے گاؤں کو بچانے کے لئے حسب معمول امدادی کشتیاں تیار ہیں - کھانے پینے کا انتظام مقامی حکام کر رہے ہیں بہرائچ کی تحصیل قیصر گنج کے ۲۹ دیہات جن کا رقبہ تقریباً ۱۹۲۰۰ ایکڑ ہے متاثر ہوئے ہیں اور ان فصلوں کو جو نقصان ہوا وہ الگ ہے اگرچہ ابھی تک اتلاف جان کی کوئی اطلاع نہیں ملی - لیکن مویشی اور گاؤں کے چھپر پانی کے بلبلے کی طرح بہتے ہوئے نظر آئے ہیں - مویشیوں کو بچانے کی کوشش کی گئی - اسی طرح بستی کے آس پاس بھی سیلاب کی وجہ سے سینکڑوں میل تک پانی ہی پانی نظر آ رہا ہے - بارش کا تار بھی نہیں ٹوٹتا ہے اس کی وجہ سے بہت سے مکانات منہدم ہو گئے ہیں - حکومت یوپی نے گورکھپور اور دیوریا میں سیلاب زدوں کی امداد کے طور پر سرکاری مطالبات کی وصولی کو ملتوی کر دیا ہے - اور ان مطالبات میں مالگذاری سینچائی کا محصول اور تقاوی قرضے شامل ہیں - دیوریا میں مزید تین لاکھ روپیہ تقاوی کی تقسیم کے لئے منظور کئے گئے ہیں - مشرقی اضلاع میں سیلاب کی وجہ سے حکومت کی پوری مشنری جاگ اٹھی ہے اور تیزی سے امدادی کام اور بچاؤ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

جو کا سادا - اور سرجو میں سیلاب کی وجہ سے نگھاسن اور لکھیم پور کھیری میں سینکڑوں گاؤں میں ہزاروں مکانات منہدم ہو چکے ہیں - ان مقامات پر دس بارہ یوم سے بارش کا تار نہیں ٹوٹا ہے، بہرائچ - بہرام گھاٹ سڑک گونڈہ میں ۲۸ - اور ۳۳ میل کے درمیان ڈوب گئی ہے - اور آمد و رفت کا راستہ بند ہے دیوریا میں راپتی اور باقی ندیوں میں بھی سیلاب آ گیا ہے اور ایک عجیب پریشانی کے عالم میں لوگ گھر سے بے گھر ہوئے ہیں - کسی کو کھانے پینے کا ہوش نہیں - اپنے بچاؤ کی فکر میں ہر شخص لگا ہوا ہے - (الجمعیۃ)

عالمی مسلم کانگرس قائم کرنیکے لئے اسلامی حکومتوں میں گفت و شنید

تنظیم کے اخراجات کیلئے حکومت مصر نے ایک رقم مخصوص کر دی

قاہرہ ۲۱ راگست - مصری حکومت عالمی مسلم کانگرس کے انتظامات کر رہی ہے - وزیر اعظم مصر کی دعوت پر یہ کانگریس ہر سال حج کے موقع پر مکہ شریف میں منعقد ہوا کرے گی

انقلابی کونسل کے ایک ممبر کرنل انور السادات کو اس کانگرس کا عارضی سکرٹری جنرل مقرر کیا گیا ہے، حکومت مصر نے کانفرنس کے اخراجات کے لئے ایک بھاری رقم بطور قرض دیدی ہے - مصر کے شاہی خاندان کے ایک ضبط شدہ محل میں مسلم کانگریس کا صدر دفتر قائم کیا جائے گا - کرنل سعادت مسلم کانگریس کے سلسلہ میں پاکستان ناظم الامور متعین قاہرہ سید طیب حسین سے بات چیت کر چکے ہیں آئندہ چند دن میں مصر افغانستان اور انڈونیشیا کے سفیروں سے ملاقات کریں گے۔

نظام آباد میں ۵۰ مکانات لوٹے گئے

۲۰ دوکانیں جلا دی گئیں

حیدر آباد - ۲۱ راگست - انسپکٹر جنرل پولیس نظام آباد کے دورہ سے واپس آ کر بیان کیا - کہ نظام آباد میں ۵۰ مکانات لوٹے گئے اور ۲۰ دوکانیں جلائی گئیں - لوٹ مار اور آتشزدگی میں ۱½ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا - قیام امن کے لئے کرفیو نافذ کر دیا گیا - اس کی میعاد آج صبح ختم ہو گئی - پبلک اجتماعات پر پابندی بدستور رہے گی فساد ۔ ۱۴۰ اشخاص گرفتار کئے گئے اور ایک سو بیس ۴ مجروح ہوئے - نظام آباد میں ۱۵ راگست کو یوم آزادی کی تقریب میں فساد شروع ہوا تھا۔

تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کا کام ڈاکٹر بنچے کو سونپا جائیگا؟

نیویارک ۲۰ راگست - اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ نے اقوام متحدہ کے سکرٹیریٹ میں اہم تبدیلیاں کی ہیں اور ۱۴ اسسٹنٹ سکرٹریوں کا تقرر کیا ہے - ڈاکٹر بنچے اور مسٹر زینیف کو بھی اسسٹنٹ سکرٹری مقرر کیا گیا ہے - لیکن ان دونوں کو کوئی محکمہ سپرد نہیں کیا گیا ہے۔

سکرٹری جنرل نے اپنے اعلان میں کہا کہ ان کو ایسے معاملات سونپے جائیں گے - جو مختلف محکموں سے متعلق ہیں - انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا - کہ یہ کام کس قسم کا ہو گا - خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر بنچے کو تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کا کام سونپا جائے گا - یاد رہے کہ مسٹر بنچے نے پہلے نزاع فلسطین کا تصفیہ کرایا تھا اور اس پر انہیں امن کا نوبل پرائز عطا کیا گیا تھا۔

سیلاب کو روکنے کے لئے

ہائی پاور کمیشن کا قیام

نئی دہلی ۲۰ راگست - معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے، کہ بہار - آسام اور مغربی بنگال حالیہ باڑھ کے پیش نظر حکومت ہند ایک ہائی پاور کمیشن قائم کرنے پر غور کر رہی ہے - جس میں ٹیکنیکل افراد کو لیا جائے گا - کمیشن قائم کرنے کا مقصد طغیانی کے مسئلہ پر غور کرنا ہے - اور ہر سال اس سے جو نقصان ہوتا ہے اس کے لئے حفاظتی تدابیر نکالنا ہے۔

انڈونیشیا نے مغربی نیوگنی کا سوال

جنرل اسمبلی میں پیش کر دیا گیا

نیویارک ۲۰ راگست مغربی نیوگنی کے بارے میں انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان تنازعہ کو اقوام متحدہ میں پیش کرنے کے لئے کل پہلا قدم اٹھایا گیا جب کہ اقوام متحدہ میں انڈونیشی نمائندے نے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ کو ایک مراسلہ دیا - مراسلہ میں درخواست کی گئی ہے کہ اس سوال کو جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے - جو آئندہ ماہ شروع ہو رہا ہے

یونان نے اعلان کیا کہ وہ رسمی طور پر درخواست کرے گا - کہ قبرص کے سوال کو بھی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے اس کے معنی یہ ہیں کہ دو اور نو آبادیوں کے بارے میں بحث کا دروازہ کھل جائے گا - اگرچہ ابھی تک یہ یقین نہیں کیا جا سکتا - کہ ان میں سے کسی سوال کو بھی اپنے ایجنڈے میں شامل کرنے کی درخواست کو جنرل اسمبلی منظور کرے گی - ایک پریس کانفرنس ✻

✻ میں انڈونیشی نمائندے نے کہا کہ انڈونیشیا چاہتا ہے کہ جنرل اسمبلی اس سوال کے پر امن حل کے لئے تجاویز پیش کرے - انہوں نے کہا کہ مغربی نیوگنی انڈونیشیا کیساتھ الحاق اس مسئلہ کا حل ہے

انڈونیشیا کی طرف سے کولمبو طاقتوں سے

کلکتہ ۲۱ راگست - انڈونیشیا نے ہندوستان پاکستان، برما اور انڈونیشیا سے کہا ہے - کہ مغربی نیوگنی کا سوال جب جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پیش ہو - تو وہ انڈونیشیا کی حمایت کریں - اس امر کا انکشاف ڈاکٹر ابو حنیفہ نے کیا - جو جنرل اسمبلی میں انڈونیشی وفد کے لیڈر ہیں - یہ بات انہوں نے ڈم ڈم کے ہوائی اڈہ سے گذرتے ہوئے کہی - انہوں نے کہا - کہ ہمیں ہندوستان کی طرف سے حمایت کی بڑی توقع ہے - اس سلسلہ میں پنڈت نہرو کو لکھا جا چکا ہے - حکومت ہند کا ایک نوٹ بھی ہمیں موصول ہو گیا ہے - انہوں نے اس نوٹ کا متن نہیں سنایا - آسٹریلیا کی طرف نیوگنی کے مسئلہ پر ہالینڈ کی حمایت پر انہوں نے کہا کہ اگر یہ بیان صحیح ہے - تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے، اب تک تو ہم آسٹریلیا کو اپنا دوست سمجھتے تھے۔

روس کے پاس اعلیٰ قسم کے چالیس ہزار جنگی طیارے ہیں!

علاوہ ازیں وہ امریکی جٹ انجن سے بھی دوگنا زیادہ طاقتور انجن بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے

(میجر جنرل فنیچ)

بوسٹن ۲۱ اگست:- امریکہ کے ہوائی کمان کے ڈپٹی کمانڈر میجر جنرل جارج فنیچ نے کل ایک تقریر میں بتایا کہ آہنی پردے کے اس جانب سے آنے والی خبروں میں سے سب سے زیادہ پریشان کن خبر یہ ہے کہ روس نے ایک جٹ انجن تیار کر لیا ہے جو امریکی ساخت کے جٹ انجن سے دوگنا زیادہ طاقتور ہے

انہوں نے مزید کہا کہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق روس کے پاس اعلیٰ قسم کے چالیس ہزار جنگی طیارے ہیں۔ اور یہ بات تو اب اظہر من الشمس ہو چکی ہے۔ کہ اس نے لمبی مار کے بمبار طیاروں کا ایک پورا بیڑا تیار کر لیا ہے جو امریکی ساخت کے B-29 فلائنگ فورٹریس سے ملتا جلتا ہے۔ نیز اس نے جو سپر فورٹریس طیارے بنائے ہیں وہ امریکہ کے اسی قسم کے B-50s طیاروں سے رفتار اور طاقت میں بہت زیادہ بہتر ہے۔

جاپانی وزیراعظم ہندوستان اور پاکستان نہیں آسکیں گے

ٹوکیو ۲۱ اگست: جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر اوکازاکی نے کہا ہے۔ کہ وزیراعظم مسٹر یوشیدا اپنے عالمی دورے کے سلسلے میں سب سے پہلے کینیڈا جائیں گے۔ اس کے بعد وہ یورپی ممالک کا دورہ مکمل کرنے کے بعد امریکہ پہنچیں گے انہوں نے مزید کہا وقت کی تنگی کے باعث وہ غالباً ہندوستان پاکستان اور تھائی لینڈ نہ جا سکیں گے۔ اگرچہ یہ ممالک ان کے سابقہ پروگرام میں شامل تھے۔ مسٹر یوشیدا کی روانگی کی ابھی کوئی تاریخ تو مقرر نہیں ہوئی ہے۔ تاہم جاپان کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ غالباً مسٹر یوشیدا ۲۵ ستمبر کو ٹوکیو سے روانہ ہوں گے۔

سیٹو کانفرنس میں مسٹر کیسی آسٹریلیا کے وفد کی قیادت کریں گے

کینبرا ۲۱ اگست: جنوب مشرقی ایشیا کی مجوزہ دفاعی تنظیم پر غور و خوض کے لئے آئندہ ماہ فلپائن میں جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں آسٹریلیا کے وفد کی قیادت وہاں کے وزیر خارجہ مسٹر کیسی کریں گے۔ وزیراعظم مسٹر منزیز نے کل اس امر کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ کابینہ نے وفد کی تشکیل کے بارے میں ابھی دیگر تفصیلات طے نہیں کی ہیں۔ نیز کہا کہ میں نے اپنے طور پر بھی ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے کہ میں اس میں شریک ہوں گا یا نہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مسٹر کیسی عنقریب کولمبو پلان سے متعلق کینیڈا میں ایک کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بھی آسٹریلیا کے مندوب اعلیٰ کی حیثیت سے شریک ہوں گے۔

برما کے بجٹ میں پندرہ کروڑ روپے کی بچت

رنگون ۲۱ اگست:- برما کے وزیر خزانہ مسٹر یو ٹن نے کل پارلیمنٹ میں ۵۵-۱۹۵۴ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے ۱۵ کروڑ روپے کی بچت کا اعلان کیا۔ بجٹ میں آمدن کا اندازہ ۹۲ کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ دکھایا گیا ہے۔ اس کے بالمقابل خرچ کا اندازہ ۷۷ کروڑ ۱۵ لاکھ ہے مسٹر یو ٹن نے یہ بھی اعلان کیا ۵۴-۱۹۵۳ء کے نظر ثانی شدہ تخمینہ میں ۸ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کی بچت ہوئی ہے

سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

(بقیہ صفحہ ۵)

حضرت حمزہؓ پر ہندہ کے متعینہ حبشی غلام نے کمین گاہ سے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ اور آپ کا جگر نکال کر ہندہ کے پاس بھیجا۔ جس نے جگر دانتوں سے چبایا۔

تجہیز و تکفین!

جنگ کے اختتام پر جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم شہیدوں کی تجہیز و تکفین کے وقت اپنے چچا کی لاش پر تشریف لائے۔ تو آپ پر بہت رقت طاری ہو گئی اور فرمایا اے چچا آپ پر خدا کی رحمت ہو۔ آپ اپنے عزیزوں اور دوستوں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے۔ اور تمام نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

حضرت حمزہؓ چونکہ خوب جسیم اور قد آور جوان تھے اس لئے اس بے سرو سامانی کے زمانے میں ایک چادر کفن کے لئے آپ کو کافی نہ ہوئی۔ سر چھپاتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ اگر پاؤں چھپاتے تو سر برہنہ ہو جاتا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر چھپا دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔"

الغرض اس جاں نثار اسلام کا جنازہ اس سادگی سے تیار ہوا۔ اور یہ اولو العزم وجود اسی میدان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حمزہؓ کی وفات کا سخت صدمہ پہنچا۔ جس کا اظہار آپ نے متعدد بار فرمایا۔ "تاریخ اہل عرب" میں آپ کے متعلق لکھا ہے:-

"وہ اس نامی شجاع- جری- جانباز فیاض اور صادق القول پہلوان نے جس کی صف شکن اور ہیبتناک تلوار سے تمام قریش لرزاں و ترساں تھے۔ غیرت کھا کر اسلام کی حمایت کا بیڑا اٹھایا- اور صدق دل سے اسلام کی حمایت کرتے ہوئے اپنی جان بھی اسلام پر قربان کر دی۔"

مشرقی بنگال کا سیلاب:- (بقیہ صفحہ ۳)

ایسے دوستوں کو جو ڈاکٹر یا کمپونڈر ہوں۔ اس امر کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر حکومت کی طرف سے مطالبہ ہو یا دوسرے ذرائع مہیا ہو جائیں۔ تو وہ مشرقی بنگال جا کر سیلاب سے متاثر لوگوں کی خدمت میں حصہ لے سکیں۔

مشرقی بنگال کے ان علاقوں میں جو خدا کے فضل سے محفوظ ہیں۔ رہنے والے احمدیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس نازک وقت میں خدمت خلق کا ایک نہایت شاندار نمونہ پیش کریں۔ اور دامے درمے قدمے سخنے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی ہر ممکن امداد کریں۔

سب سے آخر میں یہ امر بھی مد نظر رہے۔ کہ مومن جہاں پوری تدابیر اور سب اسباب سے کام لیتا ہے۔ وہاں اس کی نظر آسمان پر ہوتی ہے۔ سب کوششوں اور تدبیروں کے ساتھ ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہم اپنے تکلیف زدہ دوستوں کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور انہیں سیلاب کی تباہیوں اور اس کے بعد کے اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین (خالد محمود ربوہ)

ضروری اعلان!

مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز سابق مینیجر کو ۲۵-۵-۵۴ سے دفتر الفضل سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ بعض احباب ذاتی نام پر خط لکھ دیتے ہیں۔ جس سے جواب میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ دفتر سے متعلقہ جملہ خطوط اور ترسیل زر صرف مینیجر الفضل کے نام پر کریں۔ نیز کوئی رقم دفتر کی رسید کے بغیر ادا نہ فرمائیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)